چلوسک ملوسک
طلسم ہوشربا میں

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۳ روپے

یہ ایک بہت بڑا ہال تھا۔ جس کے عین درمیان میں ایک دیو ہیکل بت موجود تھا۔ بت خالص سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے بت کی آنکھوں میں ایسے پتھر لگائے گئے تھے جو روشنی کی تیز شعاعیں پھینکتے تھے ان کی روشنی جہاں فرش پر پڑتی تھی وہ جگہ بے حد روشن اور چمکدار تھی۔ اس جگہ پر جہاں بت کی آنکھوں کی روشنی ایک گول دائرے میں پڑ رہی تھی ایک بڑا سا جال رکھا ہوا تھا جال میں اس وقت عمرو عیار، چلوسک اور ملوسک

قید تھے۔ جال میں وہ تینوں بُری طرح کلبلا
رہے تھے۔

ہال میں چاروں طرف ساحر ادب سے سر جھکائے
کھڑے تھے سامنے شہنشاہ طلسم افراسیاب ہاتھ جوڑے
کھڑا تھا اس کے قریب وزیرِ اعظم اور دوسرے بڑے
بڑے ساحر تھے یہ سامری جادوگر کا بت تھا جسے
ساحر کسی دیوتا کی طرح مانتے تھے وہ عمرو عیار اور
چالوسک ملوسک کو سامری دیوتا کی بھینٹ چڑھانے
کے لئے یہاں اکٹھے ہوتے تھے شہنشاہ طلسم افراسیاب
کے چہرے پر خوشیاں رقص کر رہی تھیں کیونکہ اس
کا سب سے بڑا دشمن عمرو عیار اب اپنے انجام
کے قریب تھا خواجہ عمرو عیار نے بے شمار بار اپنی عیاری
سے اسے نقصان پہنچایا تھا مگر اس بار وہ اس
طرح قابو آیا تھا کہ اس کی موت میں افراسیاب
کو کوئی شک باقی نہیں رہا تھا۔ سامری کی کتاب
نے اسے بروقت آگاہ کر دیا تھا۔ کہ بادشاہ
جادوگر کے بھیس میں خواجہ عمرو عیار ہے چالوسک ملوسک
اس کے لئے نئے تھے اس نے انہیں پہلے کبھی
نہیں دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ وہ خواجہ عمرو عیار کے

ساتھ آئے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے ان کا تعلق
امیر حمزہ سے تھا۔ اس طرح وہ اس کے دشمن
ہوئے۔ چنانچہ اب وہ تینوں کو سامری دیوتا کی بھینٹ
چڑھانے کے لئے جال میں بند کرکے لائے تھے۔

"شہنشاہ حکم فرمایئے" وزیرِ اعظم نے شہنشاہ افراسیاب سے
مخاطب ہو کر کہا۔

اور شہنشاہ اس کے کہنے پر آگے بڑھا اور جال
کے قریب رک کر بُت کے سامنے گھٹنوں کے بل
جھک گیا اس نے ہاتھ جوڑ دیئے اور کہنے لگا۔
"سامری دیوتا تمہاری بھینٹ حاضر ہے ان کی
بھینٹ قبول کرو اور ہمیں خوشیوں اور فتح سے
ہمکنار کرو۔" شہنشاہ افراسیاب کا لہجہ انتہائی مودبانہ
اور عاجزانہ تھا۔

اس نے دو تین بار یہی فقرہ دہرایا تو اچانک
ہال میں شور سا مچا اور ہال کی چھت سے سرخ
رنگ کی روشنی کی دھار عین اسی جال پر پڑی
جس میں یہ تینوں قید تھے چند لمحوں تک روشنی
جال پر پڑتی رہی پھر غائب ہو گئی شہنشاہ خاموشی
سے اٹھا اور دوبارہ اپنی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا

اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہال میں ایک
جلاد داخل ہوا اس کے ہاتھوں میں ایک بہت
بڑا کلہاڑا تھا وہ بھاری قدم اٹھاتا جال کے قریب
آ کر رک گیا۔
"دیکھو جلاد اس وقت تک کلہاڑا چلائے رکھنا جب
تک ان کا قیمہ نہ ہو جائے۔" شہنشاہ نے جلاد
سے مخاطب ہوکر کہا۔
"آپ بے فکر رہیں حضور میں اپنا فرض اچھی طرح
سمجھتا ہوں۔" جلاد نے جواب دیا۔
اور پھر اس نے اپنا کلہاڑے والا ہاتھ بلند کیا
اور پھر جیسے ہی بادشاہ نے ہاتھ کا اشارہ کیا
اس نے پوری قوت سے کلہاڑے کا وار جال پر
کیا۔ وار کے ساتھ ہی تمام ساحروں کے منہ
سے خوشی کا نعرہ نکلا مگر دوسرے لمحے وہ سب
اچھل پڑے جب انہوں نے دیکھا کہ جیسے ہی کلہاڑا
جال پر لگا وہ اچٹ کر جلاد کے ہاتھوں سے
چھوٹ کر دور جا گرا۔
"یہ کیا ہوا" شہنشاہ نے شدید حیرت سے پوچھا۔
"معلوم نہیں حضور مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے

میں نے کلہاڑا کسی فولاد کے ڈھیر پر مارا ہو۔
صرف جال اس جگہ سے کٹ گیا تھا۔
"مارو کلہاڑا مارو" شہنشاہ نے چیخ کر کہا اور جلاد
نے کلہاڑا اٹھا کر دوبارہ وار کرتے شروع کر دیئے
مگر سوائے جال کے کٹنے کے اور کوئی نتیجہ برآمد
نہ ہوا نہ ہی ان کا خون نکلا اور نہ ان کے
منہ سے کوئی چیخ نکلی۔ کلہاڑے کی دس بارہ
ضربیں ہی لگی تھیں کہ اچانک جال میں کلبلاہٹ
پیدا ہوئی اور پھر کٹی ہوئی جگہ سے چلوسک اور
ملوسک اچھل کر باہر نکل آئے۔
انہیں اس طرح زندہ سلامت باہر نکلتے دیکھ کر
شہنشاہ اور دیگر ساحر حیرت سے بت بنے کھڑے
رہ گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان
دونوں نے جیبوں سے پستول نکال لئے اور جیسے
ہی انہوں نے پستولوں کے بٹن دبائے ہال میں
ساحروں کی چیخیں گونج اٹھیں۔ ہال میں مسلسل دھماکے
ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے چلوسک نے سرخ
رنگ کی لہر سامری کے بت پر ماری اور سامری
کا بت ایک زبردست دھماکے سے پھٹ گیا اس

اس کے ساتھ ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا
ساحروں کی آوازیں غائب ہو گئیں۔

"مجھے کھولو مجھے کھولو" جال میں سے عمروعیار کی
آواز سنائی دی اور چلوسک نے تیزی سے جھک
کر جال میں سے عمروعیار کو گھسیٹ لیا۔ اور پھر
پھرتی سے اس کی رسیاں کاٹ ڈالیں آزاد ہوتے
ہی عمروعیار نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل سے
سلیمانی چادر نکالی اور اپنے علاوہ ان کے گرد
بھی لپیٹ دی۔

"اب ہم سب کی نظروں سے غائب ہو چکے
ہیں۔" عمروعیار نے ان کے کانوں میں سرگوشی کی
اور چلوسک ملوسک نے اطمینان کی سانس لی۔

ہال میں پھیلا ہوا دھواں ختم ہو چکا تھا۔
انہوں نے دیکھا کہ سرے سے ہال ہی غائب تھا
وہ ایک کھلے میدان میں کھڑے تھے جہاں اردگرد
بے شمار ساحروں کی لاشوں کے ٹکڑے موجود تھے
افراسیاب اور وزیر اعظم غائب تھے۔

"آؤ جلدی یہاں سے نکل چلیں ورنہ افراسیاب
ہم پر جادو کا کوئی خطرناک وار کرے گا۔" عمروعیار

نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف
دوڑتے چلے گئے۔ شہر میں زبردست ہلچل مچ گئی
تھی۔ بے شمار ساحر افراتفری اور پریشانی کے عالم میں
ادھر ادھر بھاگ رہے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا
جیسے ان پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑی ہو۔ چونکہ ان
تینوں نے سلیمانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ
کسی کو بھی نظر نہیں آرہے تھے وہ تینوں بھاگتے
ہوئے شہر سے نکل گئے اور پھر ایک ویران جگہ
پر جاکر رک گئے۔

"اب ہمیں فوراً اپنے بہروپ بدلنے پڑیں گے" عمروعیار
نے کہا اور پھر اس نے سلیمانی چادر دوبارہ زنبیل
میں ڈالی اور زنبیل میں سے روغن عیاری نکال کر
اپنے اور چلوسک ملوسک کے چہرے پر ملنا شروع کر دیا
پھر اس نے زنبیل سے ہی کپڑے نکال کر خود
بھی پہنے اور انہیں بھی پہننے کے لئے دیئے تھوڑی
دیر بعد وہ تینوں ساحروں کے روپ میں آ چکے تھے
اب انہیں دیکھ کر کوئی پہچان نہیں سکتا تھا ان
جیسے ہزاروں ساحر شہر میں موجود تھے اسلئے انہیں
پہچاننا آسان نہیں تھا۔

"میں تمہارا بے حد ممنون ہوں کہ تم نے آج مجھے بچا لیا ہے ورنہ آج افراسیاب اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا" عمروعیار نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اگر ہم تمہیں اپنے پیچھے نہ کرتے تو خوفناک کلہاڑا تمہارا قیمہ بنا دیتا۔ اور ہمارے متعلق تو تم جانتے ہی ہو کہ ہمیں کوئی تلوار کلہاڑا، خنجر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا" چلوسک نے جواب دیا۔

"واقعی میں تمہارے جادو کا قائل ہوگیا ہوں تمہارا جادو جسے تم سائنس کہتے ہو، ان ساحروں سے بڑا اور طاقتور جادو ہے" عمروعیار نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں واپس شہر کی طرف بڑھ گئے۔

صفحے نمبر 17 پر دیکھئے

خوفناک اور حیرت انگیز دھماکے ہوتے ہی شہنشاہ افراسیاب بُری طرح گھبرا گیا اور پھر جب سامری کا بت ایک زبردست دھماکے سے پھٹا تو وہ اس انوکھے جادو پر بری طرح خوفزدہ ہوگیا وہ تیزی سے اس ہال سے بھاگا اور پھر سیدھا اپنے محل کیطرف بھاگتا ہی چلا گیا اس وقت نہ ہی اسے جادو یاد رہا اور نہ کوئی جادوگر، وہ جلد از جلد سامری کتاب تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس نئی آفت کا حال معلوم کر سکے۔

اپنے محل میں پہنچکر اسے قدرے اطمینان ہوا۔ وہ

سیدھا سامری کی کتاب والے کمرے میں پہنچ گیا اور
پھر چند لمحوں بعد وہ سامری کی کتاب کے سامنے
ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

سامری کی مقدس کتاب مجھے بتلاؤ کہ یہ سب
کچھ کیسے ہوا۔ جلاد کے خوفناک کلہاڑے کا ان عیاروں
پر کیوں اثر نہیں ہوا وہ دھماکے کیسے تھے جس
سے ساحروں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے۔ اور
سامری کا بت کیسے ٹوٹ گیا۔ آخر یہ نئے عیار کون
ہیں ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ وہ ایک جگہ
کھڑے کھڑے دور دور تک دھماکے کرتے ہیں
ان سے میں کیسے بچ سکتا ہوں۔ مجھے تفصیل بتلاؤ
شہنشاہ طلسم افراسیاب نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور
پریشان لہجے میں کہا۔

سامری کی کتاب اس کی بات مکمل کرتے ہی درمیان
سے کھل گئی اور پھر اس پر تحریر ابھر آئی گیا۔
شہنشاہ افراسیاب اشتیاق سے جھک کر وہ تحریر
پڑھنے لگا۔ کتاب میں لکھا ہوا تھا۔

"یہ دونوں نئے عیار نجانے کہاں سے آئے ہیں
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دنیا سے آئے ہیں

اور ہمارا علم ان کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتا
کہ یہ کون ہیں دھماکے کیسے کرتے ہیں یا ان
پر کلہاڑے کا اثر کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے تم
خود ہی ان کا علاج سوچو۔"

یہ تحریر پڑھکر تو شہنشاہ افراسیاب کے چھکے
چھوٹ گئے خوف کے مارے اسکا جسم سن ہو کر
رہ گیا۔ ظاہر ہے جن عیاروں کے متعلق سامری کی
کتاب کچھ بتلانے سے بے بس ہو گئی وہ بھلا اس
کے کیسے قابو آسکتے ہیں مگر بہرحال کچھ کرنا تو
تھا اس لئے وہ خاموشی سے سر جھکائے کمرے
سے نکلا اور اپنے خاص کمرے میں آگیا۔

کمرہ میں اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک
کنیز کو شراب لانے کے لئے کہا اور پھر شراب
پینے کے ساتھ ساتھ وہ سوچنے میں مصروف ہو
گیا۔ کہ ان عیاروں کا کیا علاج کرے آخر سوچ
سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ ان پر
جمشید جادو کرے۔ یہ خوفناک جادو تھا۔ اور اس
کا توڑ مشکل سے ہی کوئی کر سکتا تھا۔ پھر
اس کو خیال آیا کہ جب یہ عیار بڑی آسانی

سے جال میں بند ہوگئے تھے اور جب تک جال نہیں پھٹتا تھا اور وہ باہر نہیں نکل سکے تھے وہ بالکل بے بس تھے اس خیال کے آتے ہی اسے قدرے اطمینان ہوا کہ ان عیاروں پر بھی اس کا جادو چل جائے گا پھر خاص طور پر جمشید جادو یہ انتہائی خطرناک اور خوفناک جادو تھا بڑے بڑے جادوگر اس جادو کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے تھے چنانچہ اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ ان عیاروں پر جمشید جادو کا وار کرے گا چنانچہ اس نے فوراً ایک کنیز کو بلا کر حکم دیا کہ وزیر اعظم کو پیش کیا جائے۔

چند لمحوں بعد وزیر اعظم پہنچ گیا اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"کیا حکم ہے شہنشاہ" وزیر اعظم نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان عیاروں پر جمشید جادو کیا جائے اس لئے جمشید جادو کے سب سے بڑے جادوگر زناٹا کو زمین کی گہرائیوں سے فوری طور پر طلب کیا جائے" شہنشاہ افراسیاب نے وزیر اعظم

کو حکم دیا۔

"بہتر حضور والا مگر ان عیاروں کو اب تلاش کیسے کیا جائے گا" وزیر اعظم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زناٹا خود تلاش کر لے گا۔ تم بس فوراً زناٹے کو طلب کرو اور دیکھو تمام طلسم میں اعلان کر دو کہ جہاں وہ عیار نظر آئیں ہمیں اطلاع کر دی جائے۔" شہنشاہ نے کہا اور پھر اسنے وزیر اعظم کو جانے کا حکم دے دیا۔

وزیر اعظم مودبانہ انداز میں سر جھکا کر باہر چلا گیا [س]امری کے بت ٹوٹنے کا حادثہ طلسم ہوشربا میں پہلی [با]ر ہوا تھا اس لئے طلسم کے تمام جادوگر بری [طر]ح گھبرا گئے تھے وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے [تھ]ے کہ سامری کا بت اس طرح ٹوٹ سکتا ہے [ک]یونکہ بڑے سے بڑا جادو بھی یہ گستاخی نہیں کر [سک]تا تھا۔

دراصل وہ بھی اپنی جگہ سچے تھے انہیں علم [نہ]یں تھا کہ یہ سائنس کا جادو ہے۔ جو ان [کی] دنیا میں تو صدیوں بعد جا کر ایجاد ہوگا۔ اور

جسے استعمال اب کر لیا گیا تھا یہ سائنس ان
کی عقل میں کہاں آسکتی تھی۔ بہرحال سامری کے
بت ٹوٹنے سے جہاں تمام جادوگر پریشان تھے وہاں
ان کے دلوں میں چلوسک ملوسک اور عمرو عیار کیخلاف
زبردست غصہ اور نفرت بھی موجود تھی ان کا بس
نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح وہ ان سے سامری
کے بت توڑنے کا بدلہ لیں مگر وہ شہنشاہ کے حکم
کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا
کہ شہنشاہ نے عیاروں کے مقابلے کے لئے جمشید
جادو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو وہ بے حد
خوش ہوتے انہیں یقین ہوگیا کہ جمشید جادو کا سب
سے بڑا جادوگر زناٹا ان عیاروں کو عبرتناک سزا
دے گا۔ چنانچہ وہ اب زناٹا جادوگر کا انتظار
کرنے لگے۔

بے وقوف

صفحہ نمبر 27
پر دیکھئے

چلوسک ملوسک اور عمرو عیار جادوگروں کے بھیس میں
جب واپس شہر میں آئے تو انہوں نے وہاں خاصی
افراتفری دیکھی تمام جادوگر پریشان تھے مگر تھوڑی دیر
بعد انہوں نے وزیر اعظم جادوگر کی آواز فضا میں گونجتی
ہوئی سنی تب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے خلاف
جمشید جادو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور
اس کے لئے زناٹا جادوگر کو بلایا جا رہا ہے۔
چلوسک ملوسک پر تو اس اعلان کا کوئی اثر
نہیں کیونکہ وہ تو جمشید جادو کے متعلق کچھ نہیں
جانتے تھے مگر خواجہ عمرو عیار بری طرح گھبرا گئے

اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"مارے گئے یہ بہت برا ہوا" اس نے چلوسک کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا کیوں گھبرا گئے ہو" چلوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔

"ہمارے خلاف جمشید جادو استعمال کیا جائیگا" خواجہ عمروعیار نے پریشان کن لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کیا ہوتا ہے" ملوسک نے دلچسپی سے پوچھا۔

"جمشید جادو سب سے خطرناک جادو ہوتا ہے اس جادو کی زد میں آنے والا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جانور بن جاتا ہے۔ اور پھر اسے تمام جادوگر مل کر چھریاں مار مار کر ختم کر دیتے ہیں" خواجہ عمروعیار نے انہیں بتلایا۔

وہ تینوں اس وقت شہر کے ایک کونے میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"جانور کیسے بن جاتا ہے اور کون جانور بنتا ہے" چلوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔

"جو جانور جادوگر بنانا چاہے اس جادو کا کوئی توڑ ہا ہے بس ایک ہی توڑ ہے کہ اس جادوگر

کو ختم کردیا جائے تب یہ جادو ٹوٹتا ہے"۔ عمروعیار نے مزید تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم ہمیں یہ بتلاؤ کہ افراسیاب کا محل کہاں ہے اس سے پہلے کہ یہ ہم پر جمشید جادو کا وار کریں کیوں نہ ہم اس کے محل میں گھس کر اسے ہلاک کردیں۔ اور اس کے گلے سے وہ ہار اتار لیں" چلوسک نے پوچھا

افراسیاب کے محل میں ہم آسانی سے نہیں گھس سکتے۔ اس کے محل کے اردگرد جادو کا پہرہ ہوتا ہے اگر غلط آدمی اندر گھسنا چاہے تو وہ اسی وقت مفلوج ہو جائے گا۔ یا جل کر بھسم ہو جائے گا" عمروعیار نے بتلایا۔

"تم چلو تو سہی وہاں جاکر سوچیں گے کہ کیا کرنا چاہیئے کوئی عیاری تم دکھلانا کچھ ذہن ہم لڑائیں گے اللہ مالک ہے"۔ چلوسک نے اس کا حوصلہ بندھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے یوں ہمت ہارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ چل کر دیکھیں تو سہی" ملوسک نے بھی چلوسک کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں

افراسیاب کے محل کی طرف بڑھنے لگے۔

کافی دور آنے کے بعد وہ افراسیاب کے محل کے قریب پہنچ گئے یہ واقعی بہت عظیم الشان محل تھا۔ اس کے باہر بے شمار جادوگر پہرہ دے رہے تھے۔ اور کچھ عجیب و غریب قسم کے پرندے اسکے ارد گرد مسلسل چکر کاٹ رہے تھے۔

"یہ ہے افراسیاب کا محل" عمرو عیار نے بتلایا

"عمرو عیار میری ایک تجویز ہے" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا" عمرو عیار نے پوچھا

"وہ یہ کہ تم ہم سے علیحدہ رہ کر کام کرو تم اپنے طور پر اندر جانے کی کوشش کرو ہم اپنے طور پر، ہو سکتا ہے کہ اس طرح ہم میں سے کوئی کامیاب ہو جائے۔ اکٹھا رہنے میں یہ نقصان ہے کہ تم ہماری وجہ سے رک جاؤ گے اور ہم تمہاری وجہ سے" چلوسک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی" عمرو عیار بھی شاید ان سے جان چھڑانا چاہتا تھا کیونکہ اسے خطرہ

تھا کہ جمشید جادو کا ماہر زناٹا جادوگر انہیں ڈھونڈ نہ لے اپنے متعلق تو اسے علم تھا کہ اگر وہ چادر سلیمانی اوڑھ لے تو زناٹا ابھی اسے نہیں ڈھونڈ سکے گا اور اس نے جیب سے جمشید جادو کے متعلق سنا تھا اس نے دل ہی دل میں یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ چادر سلیمانی اوڑھ کر چھپ جائے اور پھر کسی عیاری سے طلسم سے باہر نکل جائے کیونکہ اسے جمشید جادو کے متعلق اچھی طرح علم تھا کہ ایک بار وہ اس جادو کی زد میں آگیا تو پھر اس کی موت یقینی ہے چنانچہ وہی ہوا ان سے علیحدہ ہوکر اس نے چادر سلیمانی زنبیل سے نکالی اور پھر اسے اپنے اوپر اوڑھ لیا اب وہ سب کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا مگر چلوسک ملوسک کا کام دیکھنے کے لئے وہ دوبارہ ان کی طرف بڑھ آیا۔ اور خاموشی کے ساتھ ان کے قریب کھڑا ہوگیا اب اسے اپنی طرف سے تو اطمینان ہوگیا تھا کہ وہ جمشید جادو کی زد میں نہیں آسکتا اب وہ چلوسک ملوسک کا جادو دیکھنا چاہتا تھا۔

ادھر چلوسک ملوسک عمروعیار سے ہٹ کر محل کی
پچھلی طرف بڑھنے لگے وہ دونوں اس وقت جادوگروں
کے بھیس میں تھے اس لئے وہ بڑے اطمینان سے
چلے جا رہے تھے ویسے انہیں یہ معلوم نہیں تھا
کہ عمروعیار بھی چادر سلیمانی اوڑھے ان کے ساتھ
ساتھ آرہا ہے۔

"کیا پروگرام ہے چلوسک" ملوسک نے چلوسک
سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ہم اپنے جہاز میں بیٹھ کر محل
کے اندر اتر جائیں ہم جہاز کو اتنی بلندی پر
لے جائیں گے کہ اس پر جادو کا اثر نہیں
ہو گا" چلوسک نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے چلو پھر کہیں اکیلی جگہ
چلیں" چلوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی
سے شہر سے باہر جانے لگے تھوڑی دیر بعد وہ
ایک ویران جگہ پر پہنچ گئے یہاں دور دور تک
کوئی شخص موجود نہ تھا۔ وہاں پہنچ کر چلوسک
نے جیب سے جہاز والا بٹن نکالا اور پھر
اس پر مخصوص انداز میں انگلی پھیر کر اسے زمین

پر رکھ دیا بٹن کے اردگرد دھواں سا پیدا
ہوا اور بٹن تیزی سے بڑا ہونے لگ گیا۔ چند
لمحوں بعد وہاں ان کا جہاز موجود تھا۔

"مجھے بھی ساتھ لے چلو" اچانک ان کے قریب
سے آواز آئی اور وہ دونوں حیرت سے اچھل
پڑے مگر اسی لمحے عمروعیار نے چادر سلیمانی اتار
دی اور وہ ظاہر ہو گیا۔

"تم ہمارے ساتھ ساتھ تھے" چلوسک نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ اس
لئے میں تمہارے ساتھ تھا" عمروعیار نے جواب دیا
"ٹھیک ہے آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آؤ" چلوسک
نے کہا اور پھر اس نے جہاز کا دروازہ کھولا
اور وہ تینوں جہاز کے اندر سوار ہو گئے سیٹوں
پر بیٹھ کر چلوسک نے جہاز کا دروازہ بند کیا
اور پھر چلوسک نے جہاز چلانے کا بٹن دبا دیا
جہاز کی مشینری میں زندگی پیدا ہوئی۔ اور پھر جہاز
اپنی جگہ سے اٹھا اور انتہائی تیزی سے آسمان
میں اڑتا چلا گیا۔ جب جہاز اتنا اونچا چلا گیا

کر نیچے کوئی چیز نظر نہ آنے لگی تو چلوسک نے ڈائل پر موجود مخصوص نشانات پر مختلف سوئیاں سیٹ کیں اور پھر اس نے جہاز کو نیچے اتارنے کا بٹن دبا دیا۔

"اب جہاز ٹھیک محل کے اوپر اترے گا۔" چلوسک نے کہا۔

"مگر کہیں نیچے اترتے ہی ہمیں پکڑ نہ لیا جائے" ملوسک نے کہا۔

"نہیں ہم محل کی چھت پر اتریں گے۔ اور فوری طور پر جہاز کو بٹن بنا کر جیب میں رکھ لیں گے" چلوسک نے کہا۔

جہاز انتہائی تیزی سے نیچے اترتا چلا آرہا تھا اب آبادی دوبارہ نظر آنے لگ گئی تھی پھر تھوڑی دیر بعد جہاز واقعی عین محل کی ایک وسیع عریض چھت پر اتر گیا جہاز کے رکتے ہی وہ تینوں تیزی سے باہر نکلے عمرو عیار نے تو باہر نکلتے ہی پھرتی سے چادر سلیمانی اوڑھی اور وہ تو نظروں سے غائب ہوگیا چلوسک نے جہاز کو تیزی سے بٹن میں تبدیل کیا اور پھر

اسے جیب میں ڈال لیا۔ اب وہ دونوں نیچے جانے کے لئے تیار تھے ان دونوں نے پستول نکال لئے تھے اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر ابھی وہ سیڑھیوں کے نزدیک بھی نہیں پہنچے تھے کہ اچانک ان دونوں کے جسموں کو جھٹکا سا لگا اور وہ ایک نظر نہ آنے والے جال میں جکڑے گئے۔ انہوں نے پستول چلا کر جال کو کاٹنے کی کوشش کی مگر بے سود، چند ہی لمحوں میں وہ بالکل بے بس ہو گئے اب پستول ضرور ان کے ہاتھوں میں تھے مگر وہ اسے استعمال نہیں کر سکتے تھے انہیں جال نظر بھی نہیں آرہا تھا مگر وہ حرکت کرنے سے بھی قاصر تھے اور پھر ان کے قدم زمین سے اکھڑ گئے اور وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہوا میں ڈولنے لگے چلوسک ملوسک دونوں اس عجیب و غریب صورت حال سے بری طرح گھبرا گئے مگر وہ بے بس تھے نظر نہ آنیوالے جال میں لٹکے ہوئے وہ ہوا میں ڈولتے ہوئے محل کے اندر جانے لگے۔ انہیں ایسا محسوس

ہو رہا تھا جیسے کوئی انہیں جال میں لٹکائے تیزی سے محل کے اندر لئے جا رہا ہو۔ اور پھر وہ کافی بلندی سے ایک دھماکے کے ساتھ نیچے گر پڑے اتنی بلندی سے اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے ان کے دماغ پر اندھیرے چھانے لگے۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں بیہوش ہو چکے تھے۔ پستول ان کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جا گرے تھے اور وہ محل کے اندرونی برآمدے میں بیہوش پڑے تھے۔

احمق خفیہ نمبر

37 سر دھکلے

افراسیاب اپنے خاص کمرے میں ایک چھوٹے سے بت کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کچھ پڑھ رہا تھا اسکی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا کافی دیر تک اسی طرح بیٹھے رہنے کے بعد اس نے اچانک بت پر پھونک مار دی اور اس کے پھونک مارتے ہی بت کے گرد نیلے رنگ کا دھواں پیدا ہو گیا۔

اب افراسیاب آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں اشتیاق کی لہریں تھیں

جب بت کے گرد دھواں چھٹا تو وہاں بت
کی بجائے ایک بونا کھڑا تھا۔ بونے کی آنکھوں
میں تیز چمک تھی۔

"کیا حکم ہے آقا" بونے نے چیختی ہوئی آواز
پوچھا۔

"میں سخت مشکل میں ہوں بونے تم میرے
مشیر بن جاؤ تاکہ مجھے قدم قدم پر صحیح مشورے
دے سکو" شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔

"میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں آقا"
بونے نے جواب دیا۔

"بونے یہ بتلاؤ اس وقت وہ عیار کہاں ہیں
اور کیا کر رہے ہیں" شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا
بونے نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا اور
پھر جیسے ہی اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ نیچے
کیا سامنے دیوار پر ایک منظر ابھر آیا۔

شہنشاہ افراسیاب نے دیکھا کہ ایک بڑا سا
جہاز کھڑا ہے جس میں چلوسک ملوسک اور عمرو عیار
داخل ہو رہے ہیں یہ جہاز کسی کیپسول جیسا تھا
اس لئے وہ سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا چیز ہے"

"یہ کیا چیز ہے بونے" شہنشاہ افراسیاب
نے پوچھا۔

"یہ اڑنے والا ڈبہ ہے میرے آقا" بونے
نے جواب دیا۔

اور واقعی وہی ہوا چند لمحوں بعد وہ ڈبہ
ہوا میں اڑنے لگا اور انتہائی تیزی سے آسمان
کی طرف بڑھتا چلا گیا وہ لمحہ بہ لمحہ چھوٹا ہوتا
جا رہا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر انتہائی حیرت
کے تاثرات ابھر آئے اس نے ایسا اڑنے
والا ڈبہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"یہ ڈبہ کہاں جا رہا ہے" شہنشاہ نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ڈبہ اب تمہارے محل کی چھت پر
اترے گا" بونے نے جواب دیا۔

"میرے محل کی چھت پر مگر کیسے میرے محل
کے گرد تو جادو کا زبردست پہرہ ہے" شہنشاہ
افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

"یہ بہت اونچا جا کر نیچے اترے گا۔ اس لئے

تمہارے جادو کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑیگا"
بوتنے نے اطمینان سے جواب دیا۔
"اوہ" شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور پھر وہ
منظر کو غور سے دیکھنے لگا۔ ڈبہ بالکل چھوٹا
ہونے کے بعد دوبارہ تیزی سے بڑا ہونے لگا
اب وہ ڈبہ نیچے آرہا تھا لمحہ بہ لمحہ وہ بڑا ہوتا
چلا جارہا تھا پھر منظر میں افراسیاب کا شاہی
محل بھی نظر آنے لگا۔ ڈبہ ٹھیک محل کے
اوپر موجود تھا اور انتہائی تیزی سے نیچے آتا
جا رہا تھا۔
شہنشاہ ہوشیار ہو جاؤ ڈبہ تمہارے محل کی
چھت پر اترے گا۔ جیسے ہی ڈبے میں سے
یہ عیار باہر نکلیں فوراً انہیں طلسمی جال میں
قید کر لینا۔ اگر ایک بار یہ تمہاری گرفت سے
نکل گئے تو پھر بڑی مشکل پیش آئیگی" بوتنے نے
اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔
ہاں میں تیار ہوں ایک بار یہ میرے ہتھے
چڑھ جائیں پھر میں انہیں ایسی سزا دوں گا
کہ یہ یاد رکھیں گے زناٹا جادوگر آنے والا

ہے وہ انہیں جانور بنا دیگا اور پھر ہم
سب جادوگر مل کر ان کا شکار کھیلیں گے" افراسیاب
نے جواب دیا۔
"سنو افراسیاب انہیں طلسمی جال میں قید کر کے
طلسم سیاہ میں قید کر دینا۔ اور زناٹا جادوگر کو
وہیں بھیج دینا۔ انہیں آزاد نہ پھرنے دینا" بوتنے
نے کہا۔
"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا" افراسیاب
نے جواب دیا۔ اس کی نظریں جہاز پر لگی ہوئی
تھیں جو اب بے حد قریب آگیا تھا۔ وہ اٹھ
کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے دونوں بازو آسمان کی
طرف کر لیے۔ اور جہاز کے چھت پر اترنے
کا انتظار کرنے لگا۔
تھوڑی دیر بعد جہاز چھت پر ٹک گیا پھر
اس کا دروازہ کھلا اور عمرو عیار باہر نکلا افراسیاب
خاموش ہاتھ اٹھائے کھڑا رہا کہ اب یہ کیا
کرتے ہیں۔ چلوسک ملوسک نے جہاز سے باہر نکلتے ہی
انتہائی تیزی سے جہاز کا دروازہ بند کیا اور
پھر چلوسک نے جہاز پر ہاتھ پھیرا تو جہاز کے

گرد دھواں سا پھیل گیا چند لمحوں میں جہاز
غائب ہو چکا تھا۔ چلوسک نے بٹن اٹھا کر جیب
میں ڈالا۔ اسی لمحے عمرو عیار نے انتہائی پھرتی
سے زنبیل سے چادر سلیمانی نکال کر اوڑھ لی
اور وہ افراسیاب کی نظروں سے غائب ہو گیا۔
"افراسیاب کیا کر رہے ہو طلسمی جال پھینکو"
بونے کی آواز سنائی دی۔ اور افراسیاب جو اس
جہاز کو آتے اور غائب ہوتے حیرت سے دیکھ رہا
تھا۔ بونے کی آواز سن کر ہوش میں آگیا اس نے
اپنے دونوں ہاتھوں کو عجیب سے انداز میں جھٹکا
دیا اور دوسرے لمحے سیڑھیوں کی طرف بھاگتے ہوئے
چلوسک ملوسک کے جسموں کو جھٹکا سا لگا۔ چلوسک
ملوسک کے ہاتھوں سے لہریں سی نکلیں۔
مگر افراسیاب اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کرتا چلا
گیا جیسے جیسے وہ اپنے ہاتھوں کو اکٹھا کرتا چلا
جا رہا تھا ویسے ویسے چلوسک ملوسک بے بس ہوتے جا
رہے تھے جب افراسیاب نے اندازہ کر لیا کہ وہ
بالکل بے بس ہو گئے ہیں تو اس نے اپنے ہاتھوں
کو اوپر کی طرف جھٹکا اور اس کے ساتھ چلوسک

ملوسک کے قدم بھی زمین سے اکھڑ گئے اب افراسیاب
اپنے ہاتھوں کو باہر کے رخ جھکا رہا تھا۔ اس
کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ چلوسک ملوسک بھی اڑتے
ہوئے محل کے اندر کی طرف آرہے تھے جب وہ
برآمدے کے اندر آگئے تو افراسیاب نے اچانک
ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے کر لئے اور وہ دونوں خاصی
بلندی سے نیچے برآمدے کے فرش پر آگرے افراسیاب
نے اپنے ایک ہاتھ کو ان کی طرف کر کے انگلیوں
کو بند کر کے مٹھی کی صورت میں کر لیا اور اسکے
مٹھی بند کرتے ہی فرش پر سے اٹھنے کی کوشش
کرتے ہوئے چلوسک ملوسک یکدم بیہوش ہو کر گر گئے
ان کے بیہوش ہوتے ہی افراسیاب نے ایک طویل
سانس لی۔
"اب یہ اس وقت تک ہوش میں نہیں آسکتے
جب تک میں انہیں ہوش میں نہ لے آؤں" افراسیاب
نے بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے مگر وہ تیسرا عیار" بونے نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا۔
"اس کی مجھے فکر نہیں ہے وہ عیار ضرور ہے

مگر وہ ایسا خطرناک عیار نہیں ہے جیسے یہ دو
ہیں۔ اور ویسے بھی وہ اب محل میں آ چکا ہے
اب وہ میری اجازت کے بغیر محل سے باہر نہیں
نکل سکتا۔ اور جیسے ہی اس نے سلیمانی چادر اتاری
وہ ظاہر ہو جائے گا اور اسی لمحے وہ میرے
کسی جادوگر کے ہاتھوں پکڑا جائے گا۔" افراسیاب
نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے تم ان دونوں کو طلسم سیاہ میں پھینکو اور
پھر ان کے پیچھے زناٹا جادوگر کو بھیج دینا۔ وہ
خود ان سے نپٹ لے گا۔" بونے نے اسے مشورہ
دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔" افراسیاب نے کہا
اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ ایک کنیز
اندر داخل ہوئی۔

"پہریداروں سے کہو کہ ان دونوں عیاروں کو
اٹھا کر طلسم سیاہ میں پھینک دیں۔" شہنشاہ افراسیاب نے
حکم دیا۔ اور کنیز باہر نکل گئی۔ پھر افراسیاب نے
دیوار کے منظر میں دیکھا کہ چند پہریداروں نے ان
دونوں کو اٹھایا اور ان کے ہاتھ سے گری ہوئی

دو نالی نما چیزیں بھی انہوں نے اٹھالیں۔ اور وہ
انہیں لے کر مختلف کمروں سے ہوتے ہوتے ایک کمرے
کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک
نے اس دروازے کو کھولا اور پھر چلوسک ملوسک
کو اندر پھینک کر وہ نالی نما چیزیں بھی اندر پھینک
دیں اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر دیا پھر
جیسے ہی پہریدار دروازہ بند کر کے پیچھے ہٹے افراسیاب
نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور وہ دروازہ یکدم غائب
ہو گیا اب وہاں سپاٹ دیوار تھی۔

"کیا اب میں جاؤں" بونے نے پوچھا۔

"ہاں اب تم جاؤ اب مجھے اطمینان ہو گیا
ہے۔" افراسیاب نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔
اور اس کے یہ فقرہ کہتے ہی بونا غائب
ہو گیا۔

افراسیاب نے ایک کنیز کو بلا کر اسے حکم دیا
کہ وہ محل کے تمام پہریداروں کو خبردار کر دے
کہ جہاں بھی عمرو عیار نظر آئے وہ اسے فوراً طلسمی
جال میں قید کر کے اسے فوراً اس کے حضور پیش
کر دیں اور جیسے ہی زناٹا جادوگر آئے اسے فوراً

اس کے پاس لے آیا جائے۔
کنیز یہ حکم سن کر سلام کر کے باہر نکل گئی
اور افراسیاب اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے
پلنگ پر دراز ہوگیا اب اس کے چہرے پر
انتہائی اطمینان اور سکون تھا۔

جبل انساں

صفحہ نمبر 46
پر دیکھئے

خواجہ عمرو عیار نے چادر سلیمانی اوڑھتے ہی اپنے
آپ کو تو نظروں سے غائب کر لیا۔ مگر چونکہ وہ
سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے چلوسک
ملوسک کو طلسمی جال میں پھنس کر بے بس ہوتے اور
پھر انہیں فضا میں اڑ کر نیچے جاتے دیکھا وہ سمجھ
گیا کہ افراسیاب نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ اور
اب افراسیاب اس انتظار میں ہوگا کہ کب عمرو عیار
چادر اتارے اور کب وہ اسے بھی گرفتار کرے
اس لئے عمرو عیار نے چادر اور بھی زیادہ مضبوطی
سے اپنے گرد لپیٹ لی اور پھر وہ تیز تیز

قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیوں
میں جگہ جگہ پہریدار جادوگر موجود تھے مگر عمروعیار ان
کی نظروں سے بچتا ہوا انتہائی احتیاط سے نیچے
اترتا چلا گیا اس نے حتی الوسع پیروں کی چاپ
بھی پیدا نہ ہونے دی تاکہ اس کی موجودگی
سے پہریدار ہوشیار نہ ہو جائیں۔

نیچے جاکر اسے معلوم ہوا کہ افراسیاب نے
ان دونوں کو طلسم سیاہ میں بند کر دیا ہے۔ اور
خود اپنے خاص کمرے میں زناٹا جادوگر کے آنے کا
انتظار کر رہا تھا۔

عمروعیار ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے
اور کیا نہ کرے کہ اس نے محل میں پہریداروں
کی بھاگم دوڑ دیکھی اور پھر اسے پتہ چلا کہ زناٹا
جادوگر زمین کی گہرائیوں سے نکل کر آگیا ہے
اس نے آج تک جمشید جادو اور زناٹا جادوگر
کے متعلق سنا تھا۔ اسے دیکھا نہیں تھا لہذا اسے
دیکھنے کے شوق میں وہ بھی افراسیاب کے خصوصی
کمرے میں داخل ہوکر ایک طرف کونے میں کھڑا
ہوگیا۔ افراسیاب اپنی خاص کرسی پر بڑے اطمینان

سے بیٹھا ہوا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور زناٹا جادوگر اندر
داخل ہوا وہ شیر کی پشت پر بیٹھا ہوا تھا وہ
خود بھی جنگلی ریچھ نظر آرہا تھا اس کے پورے
جسم پر سیاہ رنگ کے گھنے بال تھے اس نے
صرف ایک جانگیا سا پہنا ہوا تھا۔ اس کے منہ
سے دو دانت باہر کو نکلے ہوتے تھے اس کے
ناخن بھی بڑھے ہوتے تھے۔ اور چہرہ انتہائی
خوفناک تھا۔

افراسیاب کے سامنے پہنچکر وہ شیر سے اترا
اور سجدے میں گر پڑا۔ شیر ایک طرف خاموشی سے
بیٹھ گیا۔

"اٹھو زناٹا" افراسیاب نے گرجدار لہجے میں کہا۔

"شہنشاہ افراسیاب خادم کو کیوں یاد فرمایا۔ حکم
کیجئے" زناٹا نے کھڑے ہوکر انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"زناٹا جادوگر تم جمشید جادو کے سب سے بڑے
ماہر ہو ہمارے طلسم میں عیار گھس آئے ہیں ان
میں سے دو عیار ایسے ہیں جن کے پاس خوفناک

قسم کا جادو ہے انہوں نے اپنے جادو سے ساری
کا بت توڑ دیا ہے وہ ایک ڈبے میں اڑتے
پھرتے ہیں اور ان پر کلہاڑوں کا بھی کوئی اثر
نہیں ہوتا انہوں نے پورے طلسم ہوشربا میں خوف و
ہراس کی لہر دوڑا دی ہے چنانچہ میں انہیں
عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں" افراسیاب نے اسے
تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"حکم کیجئے حضور واقعی ایسے عیاروں کو عبرتناک
سزا ملنی چاہیئے تاکہ طلسم ہوشربا اور شہنشاہ کا اقبال
بلند ہو" زناٹا نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے
مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہم نے ان دونوں عیاروں کو طلسم سیاہ میں
قید کردیا ہے اور تیسرا عیار عمرو ہے جو اس
وقت محل میں تو موجود ہے مگر اس نے چادر
سلیمانی اوڑھ رکھی ہے اس لئے وہ ہم سب
کی نظروں سے غائب ہے ہو سکتا ہے کہ اس
وقت وہ اس کمرے میں بھی موجود ہو۔ مگر
ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے کیونکہ پہلے کئی بار
ہمارا اسکا مقابلہ ہو چکا ہے ہمیں فکر ان دو

نئے عیاروں کی ہے ان دو عیاروں کو ختم کرنے
کے بعد ہم عمرو عیار کو تلاش کرکے ختم کرلیں
گے" افراسیاب نے کہا۔

"حضور نے درست فرمایا" زناٹا نے جواب دیا۔

"ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم ان
دونوں عیاروں پر جمشید جادو کا وار کرو اور انہیں
خرگوش بنادو پھر ہم اپنے شکاری کتوں سے
ان کا شکار کھیلیں گے۔ خرگوش تو انہیں جادو کے
زور سے ہم خود بھی بنا سکتے تھے مگر ہم جانتے
ہیں کہ ہمارے جادو کا توڑ کیا جا سکتا ہے
مگر جمشید جادو کا توڑ ممکن نہیں ہے" افراسیاب نے
اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بہتر عالیجاہ آپ مجھے طلسم سیاہ میں بھیج دیں
یا پھر ان عیاروں کو یہاں بلالیں۔ میں انہیں
خرگوش بنا دیتا ہوں" زناٹا نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سلسلے میں کوئی تیاری تو نہیں کرنی
پڑے گی" افراسیاب نے پوچھا۔

"نہیں عالیجاہ میں تمام تیاری کرکے آیا ہوں" زناٹا
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم تمہیں طلسم سیاہ میں بھیج دیتے ہیں اور تم انہیں خرگوش بنا کر کانوں سے پکڑ کر باہر لے آؤ" افراسیاب نے کہا۔

"ٹھیک ہے حضور میں تیار ہوں" زناٹا نے جواب دیا

"چلو آؤ میرے ساتھ" افراسیاب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر آگے آگے افراسیاب اور اسکے پیچھے پیچھے زناٹا چل پڑا۔ زناٹا کے پیچھے جادوگر تھے۔

عمرو عیار جانتا تھا کہ زناٹا اور افراسیاب دونوں جادو کے معاملے میں انتہائی طاقتور ہیں اس نے کوئی حرکت کی اور وہ انہیں قابو کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو وہ خود مارا جائے گا۔ اس لئے وہ خاموشی سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔

افراسیاب زناٹا جادوگر کو لئے طلسم سیاہ کے پاس پہنچ گیا وہاں پہنچکر اس نے انگلی سے دیوار کی طرف اشارہ کیا اس کا اشارہ ہوتے ہی وہاں سے دیوار غائب ہوگئی اور وہاں دروازہ ظاہر ہوگیا افراسیاب نے اپنی انگلی سے دوبارہ اشارہ کیا اور دروازہ کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی زناٹا جادوگر اچھل کر اندر چلا گیا

اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا افراسیاب نے انگلی کا اشارہ کر کے دیوار برابر کر دی۔ اور پھر خود باہر کھڑے ہو کر زناٹا جادوگر کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ زناٹا جادوگر کو طلسم سیاہ سے باہر آنے کا طریقہ آتا ہے اس لئے اس نے اطمینان سے دروازہ بند کرکے دیوار برابر کر دی تھی وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ آخرکار وہ ان عیاروں کو قابو کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

چلوسک ملوسک جیسے ہی اس کمرے میں گرے ان کے جسم اس طلسمی جال سے آزاد ہوگئے۔ پہلے تو انہیں وہاں کچھ نظر نہ آیا۔ کیونکہ یہ کمرہ اندر سے بالکل سیاہ تھا اور کہیں سے بھی کوئی روشنی نہیں آرہی تھی انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اندھے ہو گئے ہوں۔

"چلوسک جیب سے ٹارچ نکالو کہیں ہم اندھے نہ ہوگئے ہوں" چلوسک نے کافی دیر تک کچھ نظر نہ آنے پر ملوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس وقت ملوسک کو ٹارچ کا خیال آیا۔ اس

نے فوراً اپنی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر پنسل ٹارچ نکالی جو ایٹمی ٹارچ تھی اس کی روشنی بڑی بڑی ٹارچوں سے بھی زیادہ تیز تھی۔ اور اس میں سیل نہیں ڈلنے پڑتے تھے چلوسک ملوسک کے ڈیڈی نے یہ ٹارچ اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ وہ ہر قسم کی آب وہوا میں کام دیتی تھی۔

چنانچہ جیسے ہی ملوسک نے ٹارچ جلائی کمرہ تیز روشنی سے بھر گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی چھت، فرش اور دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں اور ان پر سرخ کے عجیب و غریب قسم کے بت بنے ہوئے تھے کہیں کہیں انسانی کھوپڑیوں اور بندروں کی تصویریں بھی موجود تھیں حیرت انگیز بات یہ تھی کہ کمرے کا دروازہ بالکل نہیں تھا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کسی دروازے ہی سے پھینکا گیا ہے۔

"یہ کیسا کمرہ ہے مجھے تو خوف محسوس ہو رہا ہے" ملوسک نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں یہ انہوں نے اپنی طرف سے جادو کا کمرہ بنا رکھا ہے مگر ہمارے پاس ان سے

بھی بڑا جادو ہے۔" چلوسک نے اسے حوصلہ دیتے
ہوئے کہا۔

"مگر چلوسک وہ کیسا جال تھا جو ہمیں نظر ہی
نہیں آرہا تھا" ملوسک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جادو کا جال تھا آخر طلسم ہوشربا میں موجود ہیں
یہاں تو قدم قدم پہ ہمیں جادو کا سامنا کرنا پڑیگا"
چلوسک نے کہا۔

"ہم خواہ مخواہ طلسم ہوشربا میں آکر پھنس گئے ہمیں
بھلا کیا ضرورت پڑی تھی یہاں آنے کی۔ امیر حمزہ
جانتا اور افراسیاب جانتا" ملوسک نے قدرے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ملوسک آخر ہم سیروتفریح کے لئے
ہی تو نکلے تھے یہ بھی ایک دلچسپ تفریح ہے
جب ہم اکتا جائیں گے خاموشی سے جہاز میں سوار
ہو کر یہاں سے کیا اس سیارے سے ہی نکل جائیں
گے" چلوسک نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے ہم جادو کے جال میں ایسے پھنس
جائیں کہ نکل ہی نہ سکیں" ملوسک بالکل حوصلہ ہار
چکا تھا آخر بچہ تھا اس نے کبھی اس قسم کے

چکر دیکھے نہیں تھے۔

"گھبراؤ نہیں ملوسک ہمیں ہر قسم کے حالات
سے گذرنے کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔ کائنات میں
قدرت کے بے شمار اسرار موجود ہیں اور کائنات کے
سیاح ہم ہیں ہمارا اب کام ہی یہی ہے کہ نئے
سے نئے سیاروں میں جائیں اور وہاں کی سیر
کریں" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے اسکے
شانے پہ تھپکی دی۔

"چلو یہ تو ٹھیک ہے مگر اب یہاں سے نکلنے
کی کوئی تدبیر کرو" ملوسک نے کہا۔

"ہاں یہاں سے نکلنے کے متعلق کچھ سوچنا پڑیگا"
چلوسک نے کہا مگر اس کے ذہن میں کوئی تدبیر
ہی نہیں آرہی تھی پستول تو انہوں نے ہوش میں
آتے ہی اٹھا لئے تھے چلوسک نے پستول سے لہر
مار کر دیوار اڑانا چاہی مگر وہ دیوار نجانے کیسے
بنی ہوئی تھی کہ لہر کا بھی اس پر کوئی اثر
نہ ہوا۔

ابھی وہ بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ اچانک
سامنے کی دیوار پھٹی اور اس میں دروازہ سا
بن گیا

وہ دونوں چونک کر سیدھے ہوگئے چلوسک نے
پھرتی سے طوسک کے، ہاتھ سے ٹارچ لے کر بجا
دی اور خود ایک کونے میں کھسک گئے۔
دروازہ کھلا اور پھر ایک سایہ سا اندر داخل
ہوا۔ اس کے اندر آنے کے بعد دروازہ بند
ہو گیا اور پھر دیوار بھی برابر ہوگئی ایکبار پھر
کمرے میں گہرا اندھیرا چھاگیا۔
اسی لمحے چلوسک نے ٹارچ جلا دی۔ اور
پھر روشنی میں وہ دونوں خوفزدہ ہوگئے جب انہوں
نے اپنے سامنے ایک ریچھ نما انسان کو کھڑے دیکھا
جس کے بڑے بڑے دانت باہر نکلے ہوئے تھے
اور اس کی سرخ آنکھوں سے جیسے بجلیاں سی
نکل رہی ہوں اچانک روشنی ہوتے سے وہ ایک
لمحے کے لئے گھبرایا مگر دوسرے لمحے اس نے
دونوں ہاتھ ان کی طرف جھٹکے اور زور سے چیخ
ماری چلوسک نے پھرتی سے پستول چلانا چاہا مگر
اسی لمحے ایک دھاکہ سا ہوا اور ان دونوں کو
یوں محسوس ہوا جیسے ان دونوں کے جسموں میں
ایٹم بم پھٹ گیا ہو۔ انہیں اچانک اتنی تکلیف

ہوئی کہ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہوگئے۔
چند لمحوں بعد جب انہیں ہوش آیا تو وہ
یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب وہ انسانوں کی
بجائے چھوٹے چھوٹے خرگوشوں کی صورت میں تبدیل ہو
چکے تھے ان کی ٹارچ اور پستول فرش پر پڑے
تھے ٹارچ جل رہی تھی ان کے پنجے اتنے چھوٹے
تھے کہ وہ انہیں اٹھا بھی نہیں سکتے تھے گو وہ
انسانوں کی طرح سوچ سکتے تھے سن سکتے تھے مگر
جسمانی لحاظ سے وہ خرگوشوں میں تبدیل ہو چکے تھے

خبیث انسان
حصہ نمبر ۶۰

اس ریچھ نما انسان کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔ وہ اپنی فتح پر مسلسل قہقہے لگا رہا تھا۔

ہاہا زناٹا جادوگر کے سامنے بڑے بڑے عیار ناکام ہو جاتے ہیں" اس ریچھ نما انسان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے دونوں چونک پڑے جب انہوں نے زناٹا جادوگر کے عین پیچھے عمروعیار کو ظاہر ہوتے دیکھا اس نے بڑی آہستگی سے اپنے جسم سے چادر سلیمانی ہٹا کر زنبیل میں ڈال لی۔ وہ شاید۔ چادر سلیمانی اوڑھے زناٹا جادوگر کے ساتھ ہی اندر آ گیا تھا

چادر زنبیل میں ڈال کر اس نے زنبیل سے ایک انڈہ نکالا اور پھر پوری قوت سے یہ انڈہ اس نے زناٹا جادوگر کے سر پہ مار دیا۔

زناٹا جادوگر کی چونکہ اس کی طرف سے پشت تھی اور وہ شاید تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عمروعیار بھی اس کے ساتھ اندر آگیا ہوگا۔

بہرحال انڈہ ایک دھماکے کے ساتھ زناٹا جادوگر کے سر پہ لگ کر ٹوٹ گیا انڈے میں سے سُرخ رنگ کا دھواں سا نکلا اور اس نے پلک جھپکنے میں زناٹا جادوگر کو بیہوش کر دیا۔ زناٹا جادوگر دھڑام سے نیچے فرش پہ گر گیا۔

"گھبراؤ نہیں چلوسک ملوسک میں ابھی اسے ختم کرکے تمہیں دوبارہ اصل روپ میں لے آؤنگا" عمروعیار نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔ جو خرگوش بنے ہوئے تھے۔

یہ کہہ کر عمروعیار نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر خنجر حیدری نکالا اور پھر اس نے بیہوش پڑے ہوئے زناٹا جادوگر کے سینے پہ اپنا گھٹنا ٹیک کر خنجر پوری قوت سے اس کی گردن پر چلا دیا۔ زناٹا

جادوگر کے منہ سے خوفناک خرخراہٹ نکلی اور اس کے گردن سے خون فوارے کی طرح نکل نکل کر اردگرد پھیلنے لگا۔ عمرو عیار اسے اس طرح ذبح کر رہا تھا جیسے قصائی بکری ذبح کرتے ہیں چند لمحوں بعد زناٹا جادوگر کی گردن اس کے دھڑ سے علیحدہ ہو گئی اس کے ساتھ ہی چلوسک ملوسک دوبارہ بیہوش ہو گئے۔ مگر چند لمحوں کے بعد انہیں دوبارہ ہوش آیا تو وہ اپنے اصلی روپ میں تھے۔

کمرے میں چیخوں کی آوازیں گونج رہی تھیں پھر ایک آواز آئی۔

"میں زناٹا جادوگر تھا ہائے مجھے ذبح کر دیا گیا ہائے مجھے دھوکے سے قتل کیا گیا۔"

آواز کی گونج ختم ہوتے ہی چلوسک نے دیکھا کہ زناٹا جادوگر کا جسم دھواں بن کر غائب ہونے لگا۔ حتیٰ کہ فرش پر پھیلا ہوا خون بھی دھواں بن گیا تھوڑی دیر بعد زناٹا جادوگر کی لاش اور خون دھواں بن کر غائب ہوگئی۔

اب کمرے میں چلوسک ملوسک اور عمرو عیار اکیلے رہ گئے۔

چلوسک ملوسک دونوں بھاگ کر عمرو عیار سے لپٹ گئے اور کہنے لگے۔

"بہت بہت شکریہ عمرو عیار تم نے ہمیں بچا لیا۔"

"یہ ضروری تھا ورنہ تم زندگی بھر اصل روپ میں نہ آتے۔ میں نے باہر زناٹا جادوگر پہ اس لئے وار نہیں کیا تھا کہ وہاں افراسیاب بھی موجود تھا میں اس لئے اندر آگیا تاکہ یہاں میں اکیلے زناٹا جادوگر سے نپٹ لونگا۔ مگر میرا خیال تھا کہ زناٹا جادوگر کچھ دیر منتر وغیرہ پڑھ کر تمہیں خرگوش بنائے گا اس لئے مجھے دیر ہوگئی اور تمہارا روپ بدل گیا۔ بہرحال اللہ تعالےٰ کا شکر ہے یہ شیطان ختم ہو گیا۔"

"مگر اب کیا ہوگا ہم باہر کیسے نکلیں گے اور افراسیاب سے کیسے بچیں گے۔" چلوسک نے کہا۔ اس بار وہ بھی گھبرایا ہوا تھا۔

"فکر مت کرو میں نے اس کی بھی ترکیب سوچ لی ہے" عمرو عیار نے کہا۔

"کیا ترکیب سوچی ہے کچھ ہمیں بھی بتلاؤ" ملوسک نے پوچھا۔

میں روپ بدل کر زناٹا جادوگر بن جاؤں گا اور پھر تمہیں لے کر باہر چلا جاؤں گا۔ بس تم خاموش رہنا۔ اور جیسا میں تمہیں حکم دوں تمہیں عجیب ہی لگے تم ویسے ہی کرنا باقی میں سنبھال لوں گا۔" عمروعیار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا
"ٹھیک ہے" ان دونوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر عمروعیار نے اپنے کپڑے اتار کر زنبیل سے ایک سیال سا نکال کر اپنے جسم پر مل دیا اس سیال کے ملتے ہی اس کے جسم پر گھنے بال اگ آئے اس نے زنبیل سے دو دانت نکال کر منہ میں فٹ کئے اور پھر سیال عیاری سے اپنے چہرے کو بھی زناٹا جادوگر جیسا بنالیا۔ اب اسے دیکھ کر کوئی بھی نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ زناٹا نہیں بلکہ عمروعیار ہے۔ پھر اس نے زنبیل کو مٹھی میں زور سے دبایا زنبیل چھوٹی ہوتی چلی گئی اس نے بالکل ایک تکیہ جتنی زنبیل بنا کر اسے منہ میں ڈال لیا۔ اب وہ خالی ہاتھ تھا پھر وہ واپس مڑا اس نے اس جگہ

دیوار پر ہاتھ پھیرا جہاں دروازہ موجود تھا اسکا ہاتھ لگتے ہی وہاں سے دیوار غائب ہوگئی۔ اور دروازہ نکل آیا۔ عمروعیار نے دروازے پر دوبارہ ہاتھ پھیرا دروازہ کھل گیا عمروعیار نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور خود باہر نکل گیا چلوسک نے ٹارچ بجھا کر جیب میں ڈالی اور اپنے اپنے پستول بھی جیبوں میں ڈال لئے اور پھر بڑے فرمانبردارانہ انداز میں عمروعیار کے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔

باہر افراسیاب اور دوسرے جادوگر موجود تھے چلوسک ٹوسک کو اپنے اصل روپ میں دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے۔
"کیا ہوا زناٹا کیا یہ خرگوش نہیں بنے" افراسیاب نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔
نہیں آقا یہ بہت بڑے جادوگر ہیں یہ خرگوش تو نہیں بنے مگر میں نے بڑی محنت کر کے انہیں اپنے قابو میں کرلیا ہے اب یہ میرے حکم کے بغیر ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتے" عمروعیار نے زناٹا جادوگر کے سے لہجے میں جواب دیا۔

"مگر ہم تو چاہتے تھے کہ یہ خرگوش بن جائیں ہم نے اس لئے تمہیں یہاں طلب کیا تھا ورنہ ذبح تو ہم انہیں خود ہی کر سکتے تھے" افراسیاب نے پہلے کی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"حضور آپ گھبرائیں نہیں یہ خرگوش بھی بن جائیں گے اس کے لئے مجھے انہیں سامنے بٹھا کر ایک رات کا جاپ کرنا پڑے گا۔ یہ تو قابو بھی نہیں آرہے تھے مجھے انہیں قابو میں کرنے کے لئے زبردست جمشید جادو کرنا پڑا۔ حتیٰ کہ مجھے سامری کی روح کو بلانا پڑا" عمرو عیار نے کہا۔

"سامری کی روح کو کیا مطلب، کیا تم سامری کی روح کو بلا سکتے ہو" افراسیاب نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا

"ہاں حضور میں نے سامری کی روح بلانے کا جادو سیکھنے کے لئے۔ چالیس سال لگائے ہیں اب سامری کی روح میرے بلاوے پہ آ جاتی ہے" عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر سامری کی روح نے کیا بتلایا" افراسیاب نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

حضور سامری کی روح نے بڑی پریشان کن خبر دی ہے۔ اس نے بتلایا ہے کہ یہ دونوں عیار انتہائی خطرناک جادوگر ہیں یہ کائنات کا عجیب و غریب جادو جانتے ہیں اس لئے ان سے طلسم ہوشربا کو شدید خطرہ ہے انہیں اس صورت میں قابو کیا جاسکتا ہے کہ انہیں قابو کرکے شہنشاہ افراسیاب انہیں اپنے سامنے بٹھا کر دس دن تک سامری جاپ کرے دس دن کے بعد ان کا جادو ختم ہو جائے گا پھر افراسیاب انہیں ہلاک کرسکتا ہے اس جاپ میں میری موجودگی بھی سامری کی روح نے ضروری بتلائی ہے چنانچہ سامری کی روح کے بتلائے طریقے سے میں نے انہیں قابو کرلیا ہے اور باہر لے آیا ہوں اب آپ جیسا حکم کریں" عمرو عیار نے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"اگر سامری کی روح نے کہا ہے تو ٹھیک ہے واقعی یہ بےحد خطرناک عیار ہیں مگر میں یہ کیسے مان لوں کہ واقعی یہ تمہارے قابو آگئے ہیں" افراسیاب نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں ابھی دکھائے دیتا ہوں" عمرو عیار نے کہا اور

پھر اس نے چلوسک ملوسک کی طرف مڑ کر تحکمانہ
لہجے میں کہا۔
"چلوسک ملوسک اپنے کان پکڑ کر زمین پر
ناک رگڑو۔"
اس کا حکم سنتے ہی چلوسک ملوسک نے بجلی
کی سی تیزی سے اپنے کان پکڑے اور پھر جھک
کر اپنی ناکیں زمین پر رگڑنے لگے۔
"سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔" عمرو عیار نے کہا اور وہ
سیدھے کھڑے ہو گئے۔
"اپنی ایک ٹانگ اوپر اٹھاؤ" عمرو عیار نے دوسرا
حکم دیا۔ اور ان دونوں نے کٹھ پتلیوں کی طرح اپنی
اپنی ایک ٹانگ اٹھالی۔
"سیدھے کھڑے ہو جاؤ" عمرو عیار انہیں باقاعدہ
کسی ماسٹر کی طرح حکم دے رہا تھا اور وہ
تیزی سے اس کا حکم بجا لارہے تھے۔
"شہنشاہ افراسیاب کے سامنے جھک جاؤ اور سلام
کرو۔" عمرو عیار نے کہا اور وہ دونوں افراسیاب کے
سامنے جھک گئے اور انہوں نے اسے سلام کرنے
شروع کر دیے۔

"سیدھے ہو جاؤ" عمرو عیار نے کہا اور وہ سیدھے
اٹن شن ہو کر کھڑے ہو گئے۔
"دیکھا حضور" عمرو عیار نے افراسیاب سے مخاطب ہو کر کہا
"ہاں واقعی یہ تمہارے قابو میں ہیں" مگر کیا یہ
میرا حکم نہیں مانیں گے" افراسیاب نے کہا۔
"نہیں حضور چونکہ یہ میرے قابو میں ہیں اسلئے یہ
میرا ہی حکم مانیں گے۔" عمرو عیار نے کہا۔
"اچھا ٹھیک ہے آؤ اب چلیں میں سامری کی روح
کے حکم کیمطابق دس دن کا جاپ فوراً شروع کرنا چاہتا
ہوں تاکہ انکا جادو جلد از جلد ختم ہو سکے اور مجھے اطمینان
ہو۔" افراسیاب نے کہا۔ اور پھر وہ آگے آگے چل پڑا
اسکے پیچھے چلوسک ملوسک چل پڑے وہ سب چلتے ہوئے
ایک کمرے میں آئے جہاں افراسیاب نے اپنے قریب
عمرو عیار کو بٹھایا اور ان دونوں کو سامنے بٹھا کر
وہ خود ان کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا
اور اس نے کوئی عجیب و غریب منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

کھجور کی اولاد
مکھن کے چور
پاگل ہو گئے
صفحہ نمبر 82 سے

چلوسک ملوسک خاموشی سے عمروعیار اور افراسیاب کے
سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایکبار تو چلوسک کے دل میں
آیا کہ جیب سے پستول نکال کر افراسیاب کو ختم
کردے مگر دوسرے لمحے اس نے سوچا کہ چلتے وقت
امیر حمزہ نے کہا تھا کہ افراسیاب اس طرح نہیں
مریگا اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ جادوگر
اس طرح نہ مرتا ہو۔ اس کے مرنے کا کوئی اور
طریقہ ہو۔ اور وہ فائر کرکے خوامخواہ پھنس جائے
ویسے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ عمروعیار
واقعی بہت بڑی عیاری کر رہا تھا اور ابھی تک

افراسیاب کو یہ شک بھی نہیں ہوا تھا کہ زناٹا جادوگر
کے روپ میں عمروعیار ہے۔
مگر اب ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ
عمروعیار کے ذہن میں کیا ہے کیا وہ اس طرح
خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے رہیں گے مگر وہ
تو عمروعیار کے اشارے کے پابند تھے۔
ادھر افراسیاب سر جھکائے آنکھیں بند کئے سامری
منتر پڑھنے میں مصروف تھا مگر اچانک۔ وہ چونک
پڑا جب اس کے کانوں میں سامری کی آواز سنائی
دینے لگی۔ آواز کہہ رہی تھی۔
"ہوشیار ہو جاؤ افراسیاب تمہارے ساتھ عیاری کی
جارہی ہے یہ تمہارے پاس جو زناٹا جادوگر بیٹھا ہے
یہ دراصل عمروعیار ہے تمہارے قریب بیٹھ کر موقع
کی تلاش میں ہے تاکہ تمہارے گلے سے سامری
موتی والا ہار کھینچ لے تم ہوشیار ہو جاؤ" سامری
کی روح کی آواز افراسیاب کے کانوں میں آرہی
تھی چونکہ افراسیاب شہنشاہ طلسم تھا اسلئے اسے
معلوم تھا کہ سامری کی آواز صرف وہی سن
رہا ہوگا اس لئے وہ خاموشی سے آنکھیں بند

کئے بیٹھا رہا۔ جب سامری کی آواز آنی بند ہوگئی
تو اس نے فوراً منتر تبدیل کر دیا۔ اور پھر اچانک
اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر جھٹکنے شروع کر دیئے
پھر اس سے پہلے کہ عمرو عیار اور چلوسک ملوسک
سنبھلتے ان تینوں پر پراسرار آگ برسنی شروع ہوگئی
سبز رنگ کی آگ، اور اس آگ کے برستے ہی
وہ تینوں بیہوش ہوکر گر پڑے۔

ان کے بیہوش ہوتے ہی افراسیاب ایک جھٹکے
سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر شدید
غصے کے آثار تھے کیونکہ اگر سامری کی روح
بروقت اسکی مدد نہ کرتی تو وہ عمرو عیار کے
دھوکے میں آگیا تھا۔

وہ چند لمحے کھڑا غصے سے کھولتا رہا۔ پھر
اس نے دونوں ہاتھ بند کئے اور زور زور سے
کہنے لگا۔

"سامری مجھے بتلاؤ میں ان عیاروں کو کیا سزا
دوں کیا انہیں دوبارہ بھینٹ چڑھاؤں مجھے مشورہ
دو۔" اس کے یہ الفاظ جیسے ہی ختم ہوئے کمرے
میں سامری کی آواز گونجنے لگی۔

"افراسیاب ان تینوں کو چاہ جمشید میں قید کر دو
اور کنوئیں کے اوپر جادوگروں کا پہرہ لگوا دو۔ آج
سے چھ دن بعد ٹھیک چاند کی چودھویں رات کو
انہیں کنوئیں سے باہر نکال کر میری بھینٹ چڑھا
دو۔ اس رات یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔"

"ٹھیک ہے سامری تمہارے حکم کی تعمیل ہوگی" افراسیاب
نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ سامری نے اسے
صحیح طریقہ بتلا دیا تھا۔

"ہاں یاد رکھنا کہ یہ چودھویں کی رات سے
پہلے کنوئیں سے نہ نکلنے پائیں ورنہ یہ تمہارے
لئے مصیبت بن جائیں گے۔" سامری نے کہا۔ اور
افراسیاب نے سر ہلا دیا۔

اس کے بعد افراسیاب نے زور سے تالی بجائی
فوراً ہی دو جادوگر اندر داخل ہوئے۔

"اور جادوگروں کو بلاؤ اور انہیں لے جاکر چاہ
جمشید میں پھینک دو اور سنو چودھویں کی رات
تک انہیں وہاں قید رہنا ہے اس وقت تک کنوئیں
پر تین جادوگر مسلسل پہرہ دینگے تاکہ یہ باہر نہ
نکل سکیں" افراسیاب نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی حضور عالی" جادوگروں نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر افراسیاب کمرے سے باہر نکل گیا۔ پانچ چھ جادوگروں نے مل کر ان تینوں کو اٹھایا اور پھر انہیں محل سے باہر لے جاکر چاہ جمشید میں پھینک دیا۔ اور تین جادوگر وہاں کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ کر پہرہ دینے لگے۔

جب عمرو عیار اور چلوسک ملوسک کو ہوش آیا تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک تنگ کنوئیں میں قید پایا۔ کنواں کافی گہرا۔

"یہ کیا ہوا عمرو عیار" چلوسک نے عمرو عیار سے پوچھا

"ہمارا داؤ چل نہیں سکا۔ افراسیاب کو ہماری عیاری کا علم ہوگیا شاید سامری کی روح نے اسے بتلا دیا اس لئے ہمیں اب اس کنوئیں میں قید کر دیا گیا ہے" عمرو عیار نے جواب دیا۔

"اب کیا ہو گا۔ کیا ہم تمام عمر اس کنوئیں میں قید رہیں گے" ملوسک نے گھبراتے ہوئے پوچھے

چیخنا شروع کر دیا۔ ایسے جیسے ان کا دم نکل رہا ہو انہیں انتہائی سخت تکلیف ہو۔ ان کا شور سنکر ایک جادوگر نے نیچے جھانکا مگر انہیں وہاں نہ پاکر وہ گھبرا گیا۔

"کیا ہوا دیکھو یہ غائب ہیں مگر ان کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں" جادوگر نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب ہی بری طرح گھبرا کر نیچے جھانکنے لگے۔ مگر انہیں بھی وہاں کچھ نظر نہ آیا۔

"ارے نیچے اتر کر دیکھو کیا ماجرا ہے۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو شہنشاہ افراسیاب ہمیں چبا جائے گا" ایک جادوگر نے چیخ کر دوسرے سے کہا۔

"تم نیچے اترو میں تو نہیں جاتا" دوسرے نے کہا اور پھر ان سب کے درمیان نیچے اترنے پر جھگڑا ہونے لگا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ سب اکٹھے نیچے اتریں۔

چنانچہ وہی ہوا وہ تینوں جادوگر جادو کے زور سے اڑتے ہوئے کنوئیں میں اترتے چلے آئے۔

ادھر عمرو عیار تیار تھا وہ زنبیل میں سے انڈہ عیاری نکالے ہوئے تھے جیسے ہی جادوگر نیچے اترے

عمرو عیار نے انڈہ عیاری ان پر پھینک دیا۔ انڈہ پھٹتے ہی سرخ رنگ کا دھواں سا نکلا اور تینوں جادوگر بیہوش ہو کر گر پڑے۔

عمرو نے چادر اتار کر زنبیل میں ڈالی اور پھر زنبیل سے ان کی طرح کے کپڑے نکال کر خود بھی پہنے اور چلوسک ملوسک کو بھی پہنا دیے پھر زنبیل سے اس نے روغن عیاری نکال کر اپنا اور چلوسک ملوسک کا روپ بدلا اب وہ تینوں ہوبہو انہی جادوگروں کی طرح لگ رہے تھے روپ بدلنے کے بعد عمرو عیار نے زنبیل سے خنجر حیدری نکالا اور ایک جادوگر کی گردن کاٹ دی۔ جادوگر کی گردن کٹتے ہی چیخوں کا شور بلند ہوا۔ اور آواز آئی۔

"آہ میرا نام شوبل جادوگر تھا۔ مجھے بیہوشی میں قتل کر دیا گیا"

عمرو عیار نے دوسرے کی گردن پر خنجر کا وار کیا اور پھر اس کی بھی آواز آئی اس طرح اس نے باری باری تینوں جادوگروں کو ختم کر دیا جادوگروں کے مرتے ہی ان کی لاشیں بھی دھواں بنکر غائب

ہوگئیں اب وہ تینوں جادوگروں کے روپ میں کنوئیں
کی تہہ میں کھڑے تھے۔
"اب باہر کیسے نکلیں گے" ملوسک نے پوچھا۔
"ابھی باہر چلے جاتے ہیں" عمروعیار نے مسکراتے ہوئے
کہا اور پھر اس نے زنبیل میں سے کمند نکالی
اور اس کا ایک سرا گھما کر کنوئیں کی منڈیر پر
پھینکا کمند کنوئیں کی پکی منڈیر میں اٹک گئی اس
کمند کا سہارا لے کر پہلے ملوسک باہر نکلا پھر اس
کے بعد چلوسک باہر آگیا سب سے آخر میں
عمروعیار خود باہر آگیا۔
باہر آکر اس نے کمند لپیٹ کر دوبارہ زنبیل
میں ڈالی اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا
آؤ افراسیاب کے محل میں چلیں اور اسے عیاروں
کے غائب ہونے کی خبر سنائیں۔

افراسیاب نے عمروعیار اور چلوسک ملوسک کو چاہ جمشید
میں قید کرکے پورے طلسم ہوشربا میں اعلان کرا دیا
کہ چودھویں کی رات کو ان عیاروں کو سامری کے
بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ اور اس رات پورے
طلسم میں جشن منایا جائے گا۔
اس کے اس اعلان پر پورے طلسم ہوشربا میں
خوشیاں منائی جانے لگیں۔ اور تمام جادوگر جشن کی
تیاریوں میں مصروف ہوگئے
شہنشاہ افراسیاب بھی بے حد خوش تھا کہ آخرکار
اس نے ان خطرناک عیاروں پر قابو پا ہی لیا ہے

اس وقت وہ اپنے دیوان خاص میں موجود تھا اس کے سامنے خوبصورت عورتیں ناچ گا رہی تھیں اور وہ مسلسل شراب پیئے چلا جا رہا تھا۔

ابھی یہ جشن جاری تھا کہ اچانک کمرے میں سائیں سائیں کی آواز پیدا ہوئی۔ اور اس آواز کے پیدا ہوتے ہی ناچ گانا رک گیا۔ افراسیاب اچھل کر کھڑا ہوگیا اس نے شراب کا جام دور فرش پر پھینک دیا۔ اسکے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار ابھر آئے تھے۔

وہ چند لمحے وہاں کھڑا آواز سنتا رہا۔ پھر جب آواز آنی بند ہوگئی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیئے اور پھر زور زور سے کہنے لگا "جاہ جمشید کی قسم جاہ جمشید کی قسم شہنشاہ افراسیاب کو بتلاؤ کہ اس پر کیا مصیبت آنیوالی ہے؟" افراسیاب بار بار یہ فقرے دہرا رہا تھا بار بار چیخ رہا تھا۔ اس کے لہجے سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ بے حد پریشان ہے۔

اس کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے تمام کنیزیں خاموشی سے کمرے سے کھسک گئیں اور افراسیاب

کمرے میں اکیلا ہی چیختا رہ گیا۔

ابھی اس نے دس بارہ مرتبہ یہ فقرہ دہرایا ہوگا کہ اچانک کمرے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت میں سے ایک سونے کا بندر نیچے آگرا۔ بندر نیچے گرتے وقت تو سونے کا تھا۔ مگر نیچے گرتے ہی وہ یوں اچھل کر کھڑا ہوگیا جیسے وہ کسی دھات کا بنا ہوا نہ ہو بلکہ اصلی بندر ہو۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی

اسے دیکھتے ہی افراسیاب نے ہاتھ نیچے کیئے اور غور سے بندر کو دیکھنے لگا۔

"ہنومان دیوتا مجھے بتلاؤ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں" شہنشاہ افراسیاب نے بندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شہنشاہ افراسیاب تم غفلت کی نیند سوتے رہتے ہو۔ تمہارے قیدی عیار جاہ جمشید سے فرار ہوگئے ہیں انہوں نے تمہارے جادوگروں کو ہلاک کر دیا ہے" بندر کے منہ سے آواز نکلی۔

"نہیں کیا تم سچ کہہ رہے ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے یہ ناممکن ہے" شہنشاہ افراسیاب چیخ پڑا۔

ہنومان کبھی جھوٹ نہیں بولتا شہنشاہ تمہارے قیدی فرار ہو چکے ہیں اور امری نے تمہیں بتلا دیا تھا کہ اگر وہ وہاں سے آزاد ہو گئے تو تمہارے لئے مصیبت بن جائیں گے مگر تم نے پرواہ نہیں کی اور صرف تین معمولی جادوگروں کو وہاں پہرے پر لگا کر چین کی بانسری بجانے لگے تمہیں چاہیے تھا کہ تم ان کا ایسا پہرہ دیتے کہ وہ وہاں سے نہ نکل سکتے۔" بندر نے کہا۔

"اوہ یہ بہت برا ہوا، بہت برا ہوا واقعی مجھ سے غفلت ہوگئی ہے مگر اب میں کیا کروں مجھے کوئی مشورہ دو۔" شہنشاہ افراسیاب نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"اب نہ ہی میں تمہاری کوئی مدد کرسکتا ہوں اور نہ سامری، اب یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ تم ان عیاروں سے نپٹو۔" بندر نے روکھے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ افراسیاب اسے کچھ اور کہتا بندر نے قلابازی کھائی اور دوبارہ سونے کا بن گیا پھر ایک دھماکے کے ساتھ وہ اڑتا

ہوا چھت میں غائب ہوگیا۔

"اور یہ بہت برا ہوا بہت ہی برا ہوا بہرحال اب مجھے خود کوئی انتظام کرنا پڑے گا۔" شہنشاہ افراسیاب نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی اور پھر جیسے ہی کنیز اندر داخل ہوئی اس نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"وزیراعظم کو میرا پیغام دے دو کہ فوراً مجلس بلائے ایک اہم مشورہ کرنا ہے۔"

کنیز نے ادب سے سر جھکایا اور کمرے سے باہر نکل گئی اس کے باہر جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وزیراعظم اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا حکم ہے حضور عالی مجلس بلانے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔" وزیراعظم نے پریشان مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وزیراعظم ہم غفلت میں مارے گئے ہم عیاروں کو

چاہ جمشید میں پھینک کر غافل ہوگئے اور وہ عیار پہریدار جادوگروں کو ختم کرکے وہاں سے نکل بھاگے" شہنشاہ افراسیاب نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو واقعی بیحد بُرا ہوا اب تو وہ پہلے سے زیادہ ہوشیار ہوگئے ہوں گے۔" وزیراعظم بھی پریشان ہوگیا۔

"اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ سامری اور ہنومان نے بھی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے" افراسیاب نے تبلایا۔

اوہ یہ بھی برا ہوا واقعی اب مجلس بلانے کی ضرورت ہے تاکہ سب سے مشورہ کرکے سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھایا جائے۔" وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اس سے پہلے کہ عیار کوئی وار کریں ہم کوئی نہ کوئی فیصلہ کرلیں۔ تم فوراً جاکر مجلس بلانے کے انتظام کرو" شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"بہتر حضور میں انتظامات کرکے ابھی آپ کو اطلاع دیتا ہوں" وزیراعظم نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمروعیار اور چلوسک ملوسک جادوگروں کے بھیس میں چلتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک جادوگر کو تیزی سے ایک طرف بھاگتے دیکھا عمروعیار ھ گیا کہ کوئی بات ہوگئی ہے اس نے دیکھ لیا کہ جادوگر بھاگتا ہوا ایک بڑے سے مکان ں داخل ہوگیا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں اس مکان میں جاکر معلوم ا ہوں کہ یہ جادوگر کیوں بھاگا جا رہا تھا" عمروعیار نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مکان ی طرف بڑھتا چلا گیا چلوسک ملوسک وہیں کھڑے

رہے انہوں نے دیکھا کہ عمروعیار نے مکان کی آڑ میں جاکر زنبیل سے جادو سلیمانی نکال کر اوڑھی اور پھر نظروں سے غائب ہوگیا وہ دونوں جانتے تھے کہ عمروعیار مکان میں داخل ہوگیا ہوگا۔

وہ وہیں کھڑے بڑے اطمینان سے شہر کا نظارہ کرتے رہے مگر ان کی نظریں اس مکان پر جمی ہوئی تھیں اب انہیں محسوس ہورہا تھا کہ وہ عمروعیار کے بغیر یہاں ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ اس وقت انہیں خیال آیا کہ عمروعیار کو اپنے سے علیحدہ رہنے کا کہہ کر انہوں نے سخت حماقت کی تھی اگر عمروعیار ان کے ساتھ نہ آتا تو نہ صرف وہ زناٹا جادوگر کے ہاتھوں مار کھا چکے تھے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے۔ اسی لئے اب وہ اس کے انتظار میں تھے تاکہ وہ واپس آئے تو آگے بڑھیں کافی دیر تک وہاں کھڑے رہنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ مکان کے دروازے سے وہی جادوگر باہر نکلا اور پھر بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ان کی طرف آنے لگا۔ وہ دونوں حیران تھے کہ عمروعیار کہاں رہ گیا جب کہ جادوگر باہر آگیا تھا۔

وہ جادوگر چلتا ہوا ان کے قریب آکر رک گیا اور وہ دونوں چونک پڑے۔

”میرے ساتھ آؤ چلوسک طوسک میں عمروعیار ہوں“ جادوگر نے دبے لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں دل ہی دل میں مسکرا اٹھے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمروعیار نے اس جادوگر کو ختم کرکے اس کا روپ بدل لیا ہے چنانچہ وہ اس کے ساتھ چلنے لگے۔

”کیا ہوا عمروعیار تم نے یہ بہروپ کیوں بدلا“ چلوسک نے پوچھا۔

”بات انتہائی غلط ہوگئی تھی شکر ہے کہ میں وقت پر پہنچ گیا تھا اب ہم یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔“ عمروعیار نے کہا۔

”کیا مطلب ہمیں تفصیل سے بتلاؤ“ چلوسک نے پوچھا۔

پھر قدرے سنسان جگہ پہنچ کر عمروعیار نے انہیں بتلایا کہ افراسیاب کو ہمارے فرار ہونے کا پتہ چل گیا ہے اور اس نے مجلس بلائی ہے جس میں اس کے تمام مشیر جمع ہوں گے اور وہ متفقہ طور پر

ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھائیں گے۔" عمرو عیار نے بتلایا
"تو پھر کیا ہوا اب وہ کونسے ہمارے دوست
ہیں۔" چلوسک نے لاپرواہی سے کہا۔
تم نہیں سمجھتے جب ہمارے خلاف مجلس کا فیصلہ
ہوگا تو طلسم ہوشربا کا ہر جادوگر ہمارے خلاف
جادو کرنا شروع کردیگا اور ہم ایک لمحہ میں
پکڑے جائیں گے اور مارے جائیں گے ظاہر ہے ہم
کس کس جادو کا توڑ کرینگے یہاں تو لاکھوں جادوگر
موجود ہیں۔ جس میں ہر ایک کسی نہ کسی جادو کا
ماہر ہے۔" عمرو عیار نے انہیں بتلایا۔
"اوہ یہ تو واقعی خطرناک بات ہے پھر اب"
چلوسک بھی پریشان ہوگیا۔
کوئی بات نہیں میں نے اسبار ان سے ایسی
عیاری کھیلنی ہے کہ یہ ساری عمر یاد رکھیں گے"
عمرو عیار نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کچھ ہمیں بھی تو بتلاؤ" ملوسک نے جھنجھلاتے
ہوئے کہا۔
"بعد میں بتلاؤں گا اور انشاءاللہ کامیاب لوٹونگا
اب تم ایسا کرو وہ سامنے ویران مکان نظر

آرہا ہے وہاں جاکر چھپ جاؤ جب میں واپس آؤں
گا تو سیدھا یہیں آؤں گا پھر تفصیل بتلاؤں گا"
عمرو عیار نے کہا۔
"مگر تمہاری واپسی کب ہوگی اور تم کہاں جا
رہے ہو" چلوسک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
فکر نہ ہو میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے تک
آ جاؤنگا۔ تم بے فکر ہو کر وہاں بیٹھ جاؤ۔ آلتی
پالتی مار کر بیٹھ جانا سب یہ سمجھیں گے کہ تم
تموئی جاپ کر رہے ہو۔ اور کوئی تمہارے نزدیک
نہیں آسکے گا۔" عمرو عیار نے انہیں سمجھاتے ہوئے
کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ
گیا۔ چلوسک ملوسک چند لمحے وہاں کھڑے اسے دیکھتے
رہے پھر اس کے کہنے کے مطابق وہ تیزی سے
اس ویران مکان کی طرف بڑھ گئے۔

ایکو پبلشر جس نے بھی آگی کمپنی الحسان میں بخیر

شادی منڈل کا پھول

میرا خون نمبر ۱۲

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔ جس میں اس وقت دس کے قریب جادوگر موجود تھے درمیان میں ایک بڑی کرسی تھی جس پہ شہنشاہ افراسیاب بیٹھا ہوا تھا اس کے قریب وزیراعظم موجود تھا اور باقی جادوگر بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھے تھے۔

"میں نے تمام تفصیل آپ کو بتلادی ہے۔ اب آپ اس سلسلے میں کیا رائے دیتے ہیں۔" افراسیاب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کی اس بات پر سب جادوگر اپنی اپنی رائے دینے لگے مگر کسی بھی رائے پر سب کا اتفاق

نہ ہو سکا۔ ایک جادوگر جو شہنشاہ کے قریب بیٹھا تھا خاموش تھا شہنشاہ نے اس سے مخاطب ہو کر "باشاما جادوگر تم کیوں خاموش بیٹھے ہو۔ تم تو میرے تمام مشیروں میں سب سے زیادہ عقلمند ہو۔"

"شہنشاہ سلامت میں نے اپنے ساتھیوں کی رائے سن لی ہے مگر میرے ذہن میں ایک ایسی تجویز ہے جس کے ناکام ہونے کی کوئی امید نہیں" باشاما نے بڑے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"بتلاؤ وہ تجویز بتلاؤ ہم اس پہ ضرور غور کریں گے" شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"شہنشاہ سلامت اصل میں تمام جھگڑا آپ کے گلے کا وہ ہار ہے عیار آپ کے گلے سے یہ ہار اتارنا چاہتے ہیں اس لئے سب سے پہلا مسئلہ اس ہار کی حفاظت کا ہے اس کی ایسی حفاظت کی جائے کہ عیار کسی طرح بھی ہار تک نہ پہنچ سکیں۔" باشاما جادوگر نے کہا۔

"بالکل ٹھیک بات ہے واقعی اصل مسئلہ اس ہار کی حفاظت کا ہے" شہنشاہ افراسیاب نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے میری تجویز ہے وہ یہ کہ آپ
یہ ہار اپنے گلے سے اتار کسی اور کو دے دیں
اس بات کا چونکہ عیاروں کو علم نہیں ہوگا
اسلئے وہ صرف آپ پر حملہ کریں گے اس دوران
مجلس ان کے خلاف کام شروع کردیتی ہے جب
وہ عیار اپنے انجام کو پہنچ جائیں تب آپ وہ
ہار اس جادوگر سے واپس لے لیں۔" باشاما نے کہا
اس کی تجویز سنکر پہلے تو افراسیاب کچھ دیر
سوچتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر خوشی کے آثار
دوڑنے لگے۔

"بہت خوب بہت اچھی ترکیب ہے اس طرح
یہ عیار بھی دھوکے میں رہیں گے اور ہم انہیں
مار بھی لیں گے" افراسیاب نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا
"مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہار کسے دیا جائے۔"
وزیر اعظم نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں میں یہ ہار باشاما کو دے
دوں گا اس لئے کہ ایک تو یہ میرے نزدیک
بہت قابل اعتماد ہے دوسری بات یہ کہ یہ تجویز
اس نے سوچی ہے اور ظاہر ہے جو جادوگر اتنی

اچھی تجویز سوچ سکتا ہے وہ بہت عقلمند ہے
اور عقلمند ہی اس ہار کی حفاظت اچھی طرح کر
سکتا ہے" افراسیاب نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب آپ کی تجویز مناسب
ہے" وزیر اعظم اور دوسرے جادوگروں نے جب افراسیاب
کی خواہش دیکھی تو انہوں نے بھی تائید کردی
اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ
باشاما جادوگر بےحد قابل اعتماد اور عقلمند تھا۔

چنانچہ مجلس کے متفقہ فیصلے کے تحت شہنشاہ افراسیاب
نے اپنے گلے سے ہار اتارا اور پھر اسے باشاما
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ تمہاری حفاظت میں ہے"

"آپ قطعاً بےفکر رہیں میں اس کی اپنی جان
سے بھی زیادہ حفاظت کروں گا" باشاما نے جواب
دیا اور پھر اس نے شہنشاہ کے ہاتھ سے ہار
لے کر اپنی اندرونی جیب میں رکھ لیں۔

"بس ٹھیک ہے اب مجلس برخواست سب لوگ
متفقہ طور پر ان عیاروں کو تلاش کریں" افراسیاب
نے اٹھتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بےحد اطمینان

تھا اور تمام جادوگر اسے سلام کرکے باری باری کمرے سے باہر نکل گئے۔

شہنشاہ افراسیاب ان کے جانے کے بعد اپنی آرامگاہ میں چلا گیا اور اس نے کنیزوں کو بلاکر ناچنے گانے کا حکم دیا۔

چنانچہ خوبصورت کنیزیں ناچنے گانے لگیں مگر ابھی انہیں ناچتے گاتے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چھت سے وہی سونے کا بندر نیچے آگرا اور پھر قلابازی کھا کر زندہ ہو گیا۔

افراسیاب اسے دیکھ کر حیرت سے سیدھا ہوگیا

"ہنومان دیوتا تم پھر آگئے خیریت ہے" شہنشاہ افراسیاب نے کہا اس کے لہجے سے پریشانی ٹپکنے لگی تھی

"شہنشاہ افراسیاب تم انتہائی احمق ثابت ہوئے ہو تم نے اپنے ہاتھوں سے ہار اتار کر عیار کو دے دیا ہے" بندر نے کہا۔ اور افراسیاب کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ یہ خبر سنکر بیہوش ہوتے ہوتے بچا

"مم مگر میں نے تو ہار باشاما جادوگر کو دیا

ہے جو بے حد قابل اعتماد ہے" شہنشاہ افراسیاب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بھولے شہنشاہ تم عیاروں کی عیاری نہیں جانتے عمرو عیار کو اس مجلس کا پتہ چل گیا تھا اس نے باشاما جادوگر کو قتل کرکے اس کا روپ دھار لیا اور پھر تمہاری مجلس میں پہنچ گیا وہاں اس نے عیاری کر کے تم سے ہار لے لیا۔" بندر نے کہا۔

اور افراسیاب پر تو جیسے پاگل پن کا دورہ پڑ گیا وہ بری طرح اپنا سینہ پیٹنے لگا۔

"ہائے ہائے میں مارا گیا۔ میں مارا گیا۔" وہ چیخ رہا تھا۔

"پاگل مت بنو افراسیاب ابھی وہ عیار طلسم کے اندر ہیں اگر اب بھی تم ہوش میں آجاؤ تو انہیں پکڑ سکتے ہیں اگر ایسے ہی وقت ضائع کیا تو وہ نکل جائیں گے" بندر نے کہا۔

"اب میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی" افراسیاب نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"سرحدوں پہ پہرہ سخت کر دو۔ تمام جادوگروں کو حکم دے دو کہ عیاروں کو تلاش کریں" بندر نے کہا۔ اور پھر وہ قلابازی کھا کر دوبارہ سونے کا ہو گیا اور اڑتا ہوا چھت میں غائب ہو گیا
افراسیاب اتنا پاگل ہوا کہ وہ خود چیختا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

چلوسک ملوسک اس ویران مکان میں بیٹھے تھے کہ عمرو عیار باشاما جادوگر کے روپ میں بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

"اٹھو اٹھو نکلو یہاں سے میں ہار لے آیا ہوں۔ افراسیاب کو علم ہو جائے گا اور پھر ہماری زبردست تلاش شروع ہو جائے گی۔" عمرو عیار نے جیب سے ہار نکالتے ہوئے کہا۔

"مگر ہار کیسے لے آئے" وہ دونوں ہار دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"یہ بعد میں پوچھنا ابھی ہم نے طلسم سے باہر

جانا ہے۔ اس کے لئے کوئی ترکیب سوچتی ہے" عمروعیار نے کہا۔

"طلسم سے نکلنا کوئی مسئلہ نہیں ہم جہاز کے ذریعے نکلیں گے" چلوسک نے کہا۔

"ارے ہاں واقعی مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ جلدی کرو پھر نکلو یہاں سے" عمروعیار نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اچانک چند جادوگر نہ جانے کہاں سے اس ویرانے میں آگئے جونہی انکی نظر چلوسک ملوسک اور عمروعیار پہ پڑی وہ چونک کر اچھل پڑے اور پھر بے ساختہ ان کی جانب لپکے۔

"چلوسک ہوشیار" ملوسک چیخا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے پستول نکال کر ان پہ فائر کردیا ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ اور جادوگروں کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے دھماکہ کی آواز سنتے ہی سینکڑوں کی تعداد میں جادوگر وہاں نمودار ہوگئے اتنے جادوگروں کو وہاں دیکھتے ہی عمروعیار نے جھٹ چادر سلیمانی اوڑھ لی۔

"چلوسک جلدی کرو میں انہیں سنبھالتا ہوں" ملوسک

جادوگروں کی جانب پستول تانتے ہوئے بولا۔ اور پھر جونہی جادوگر قریب آئے۔ ملوسک نے انکی جانب فائر کرنے شروع کردیے اور پھر میدان جادوگروں کی دردناک چیخوں سے گونجنے لگا۔

چلوسک نے فوراً ہی جیب سے بٹن نکالا اور پھر اس پہ انگلی پھیر کر اسے زمین پہ ڈال دیا اب وہاں ان کا جہاز موجود تھا چلوسک نے دروازہ کھولا اور پھر وہ بھاگ کر اندر داخل ہو گئے۔ عمروعیار بھی چادر اتار کر اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کرکے چلوسک نے جہاز کو اڑا دیا۔ اس نے رفتار انتہائی تیز رکھی اور جہاز چند لمحوں میں آسمان کی انتہائی بلندیوں پہ پہنچ گیا۔ جب چلوسک نے محسوس کیا کہ اب وہ طلسم کی حد سے اوپر آگئے ہیں تو اس نے جہاز آگے بڑھایا اور رفتار اور زیادہ تیز کر دی آتے وقت چونکہ اس نے نقشے پر حساب کتاب دیکھ لیا تھا اس لئے تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اس نے اعلان کردیا کہ وہ طلسم ہوشربا کی سرحد پار کر آئے ہیں عمروعیار بھی اس

دوران اپنے اصل روپ میں آ چکا تھا۔ جب
اس نے اعلان سنا تو وہ خوشی سے جہاز میں
اچھلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد چلوسک نے جہاز نیچے
اتارنا شروع کر دیا۔ اور واقعی جب جہاز نیچے
اترا تو وہ امیر حمزہ کے لشکر میں موجود تھے
جہاز کو آتا دیکھ کر سپاہی وہاں اکٹھے ہوگئے
سردار امیر حمزہ بھی وہیں آگئے۔ وہ تینوں جہاز سے
باہر نکلے اور جب عمروعیار نے کامیابی کا نعرہ
لگایا تو امیر حمزہؓ کے چہرے پر خوشی کا آبشار
بہنے لگا وہ ان تینوں سے گلے ملے اور پھر
انہیں لے کر اپنے خیمے میں آگئے جہاں عمروعیار
نے ہار سردار امیر حمزہ کے حوالے کیا امیر حمزہ
نے اسے اشرفیوں سے بھری ہوئی دوسو تھیلیاں
انعام میں دیں جو عمروعیار نے جھٹ اپنی زنبیل
میں ڈال لیں۔

پھر عمروعیار نے تمام حال سنایا اور سردار
امیر حمزہ بے حد خوش ہوئے۔ انہوں نے چلوسک
ملوسک کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس
کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی، اور انہیں انعام دیا مگر

انہوں نے اپنا انعام بھی عمروعیار کے حوالے کر
دیا۔ اور عمروعیار خوشی سے ناچنے لگا۔ کافی دیر
تک محفل جمی رہی پھر آرام کرنے کیلئے چلوسک
ملوسک اپنے خیمے میں آگئے

"واقعی بہت دلچسپ تجربہ رہا عمروعیار واقعی عیاروں
کا بادشاہ ہے" چلوسک نے پلنگ پر لیٹتے ہوئے
کہا۔ تھوڑی دیر تک باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں
سو گئے مگر آدھی رات کو شور سنکر انکی آنکھ کھل
گئی پورے لشکر میں شور مچا ہوا تھا وہ ہڑبڑا کر
باہر نکلے تو انہیں معلوم ہوا کہ افراسیاب کے لشکر
نے طلسم ہوشربا سے نکل کر امیر حمزہ کے لشکر پر
حملہ کردیا ہے وہ شاید ہار کی خفت مٹانا چاہتے تھے
پورے لشکر میں ہیجان مچا ہوا تھا کیونکہ جادوگروں نے
اتنا بڑا حملہ پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔

چلوسک اب یہاں سے نکل چلو یہاں جادو کے
خطرناک وار ہونگے اور ہم خواہ مخواہ پھنس جائیں گے"
ملوسک نے چلوسک کا بازو کھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب واقعی چلنا چاہیئے بہت یہاں کی سیر کرلی"
چلوسک بھی راضی ہوگیا چنانچہ وہ دونوں تیزی سے

جہاز کے قریب آئے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ان کا جہاز آسمان کی بلندیوں پر تھا۔ چلوسک جہاز اوپر چڑھتا چلا گیا۔

حتیٰ کہ تھوڑی دیر بعد وہ چمک کے قریب پہنچ گئے انہوں نے آنکھوں پر عینکیں چڑھا لیں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چمکدار سیارے کی حدود سے باہر نکل کر خلا میں آ گئے۔

مگر جیسے ہی وہ خلا میں پہنچے ان کے جہاز نے اچانک قلابازیاں کھانی شروع کر دیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے جہاز کی مشینری خراب ہو گئی ہو جہاز کے قلابازیاں کھانے کی وجہ سے بے اختیار ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ چلوسک نے جہاز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود، جہاز قلابازیاں کھاتا جا رہا تھا اور جہاز کے اندر چلوسک ملوسک بے بس چیخ رہے تھے۔

ختم شد